179748-کفالت میں یتیم بچے کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہے

سوال

بہت سارے افراد یتیم بچوں کی کفالت کرتے ہیں، کیا انہ پر یتیم بچے کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

فطرانہ ہر مسلمان
بچے بوڑھے مرد و عورت پر فطرانہ ادا کرنا فرض ہے؛اس کی دلیل درج حدیث ہے :

ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

"رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت مسلمان شخص پر رمضان المبارک
میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ فرض کیا"

صحیح بخاری حدیث
نمبر (1504) صحیح مسلم حدیث نمبر (984).

اس لیے یتیم بچے
پر فطرانہ فرض ہوگا، کیونکہ وہ بھی عام لوگوں میں شامل ہوتا ہے.

اس بنا پر جس کی
کفالت میں کوئی یتیم ہو تو وہ اس کا بھی فطرانہ ادا کریگا، اگر یتیم کا مال ہو تو
اس کے مال سے فطرانہ ادا کیا جائے، کیونکہ اس کے مال میں زکاۃ واجب ہے،
کفالت کرنے والے پر یتیم کا فطرانہ واجب نہیں ہوگا؛ کیونکہ یتیم غنی اور مالدار
ہے، اور اگر کفالت کرنے والا شخص اس بچے کا اپنی جانب سے فطران ادا کرتا ہے تو ادائیگی ہو جائیگی اور اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا، لیکن اس پر فرض نہیں کہا جائیگا.

امام نووی رحمہ
اللہ کہتے ہیں :

"جس یتیم
بچے کی ملکیت میں مال ہو ہمارے نزدیک اس کے مال میں سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہوگا،
جمہور علماء کرام جن میں ابو حنیفہ اور امام مالک اور ابن منذر رحمہم اللہ شامل
ہیں کا یہی مسلک ہے" انتہی

دیکھیں : المجموع
(6
/109).

بھوتی رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"اوپر بیان
کردہ حدیث کی بنا پر ہر بچے بوڑھے مرد و عورت مسلمان شخص پر فطرانہ کی ادائیگی فرض
ہیں... چاہے بچہ یتیم بھی ہو اس کے مال میں سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہے امام احمد
رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے" انتہی

دیکھیں : کشاف
القناع (247/2).

لیکن اگر یتیم کا
مال نہ ہو تو پھر فطرانہ اس کے رشتہ داروں میں سے اس شخص پر فرض ہوگا جس کے ذمہ
یتیم بچے کا نفقہ شرعا واجب ہے، لیکن کفالت کرنے والے پر لازم نہیں کیونکہ اگر اس
کے ذمہ شرعا یتیم کا نفقہ واجب نہیں تو کفالت کی بنا پر یتیم کا فطرانہ ادا کرنا
اس پر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ تو اللہ کے لیے یتیم کی کفالت کر رہا ہے.

جمہور علماء کرام
جن میں امام ابو حنیفہ امام شافعی اور امام مالک شامل ہیں کا مسلک یہی ہے؛ ان کا
کہنا ہے کہ فطرانہ ہر مسلمان شخص اور ہر اس شخص پر واجب ہے جن کے ذمہ ان کے
اخراجات لازم ہیں، اور یتیم کی کفالت کرنے والا تو نفقہ اللہ کے لیے کر رہا ہے اس
لیے یتیم کا فطرانہ اس پر فرض نہیں ہوگا، بلکہ جس کے ذمہ شرعا یتیم کا خرچ ہے
فطرانہ بھی اس پر ہی واجب ہوگا.

امام احمد بن
حنبل رحمہ اللہ کا مسلک ہے کہ جو کوئی شخص بھی رمضان المبارک میں کسی دوسرے شخص پر
کچھ خرچ کرے چاہے واجب نہیں بلکہ نفلی طور پر ثواب حاصل کرنے کے لیے تو اس شخص پر
اس کا فطرانہ بھی ادا کرنا واجب ہوگا.

امام احمد رحمہ
اللہ نے بیان کیا ہے کہ جس نے کسی یتیم کو اپنی کفالت میں لیا تو اس پر اس کا
فطرانہ بھی واجب ہوگا، لیکن بعض حنابلہ "مثلا ابن قدامہ "نے اختیار
کیا ہے کہ اس پر فطرانہ واجب نہیں، انہوں نے امام احمد رحمہ اللہ کے سابقہ قول کو
استحباب پر محمول کیا ہے"

دیکھیں : المغنی (
/4
306) اور الشرح الکبیر (97/7).

حاصل یہ ہوا کہ :
جس شخص پر یتیم کا نفقہ واجب نہیں اس پر اس کا فطرانہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا،
بلکہ اگر یتیم بچے کا مال ہو تو اس کے مال سے فطرانہ ادا کیا جائیگا، اور اگر مال
نہ ہو تو پھر اس کے جس رشتہ دار پر یتیم کا خرچ شرعا واجب ہے اس پر فطرانہ بھی
واجب ہوگا.

واللہ اعلم